سوال

کے پیچھے 162 پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

2۔ کیا بریلوی عالم کے پیچھے نماز جائز ہوگی۔ ؟

بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے، جبکہ اہل بدعت یا فساق وفجار کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے، اگرچہ ایک شخص کو کوشش یہی کرنی چاہیے کہ وہ امام اسی کو بنائے جو متقی، پرہیزگار، قاری، کتاب وسنت کا عالم اوراس کا متبع ہو۔

خ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

یسا کہ جھمیہ اورشیعہ اوررافضیوں، اور حلولی اور وحدۃ الوجودیوں کی بدعت ہے، ان کی اپنی نماز بھی صحیح نہیں، اوران کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی صحیح نہیں، اور کسی کے لیے بھی ان کے پیچھے نماز ادا کرنی حلال نہیں۔

ہوتی ہے، مثلا نیت کے الفاظ کی زبان سے ادائیگی، اوراجتماعی ذکر وغیرہ جوکہ صوفیوں کا طریقہ ہے، ان کی اپنی نماز بھی صحیح ہے، اوران کے پیچھے نماز ادا کرنا بھی صحیح ہے۔

اجب ہے کہ وہ انہیں یہ بدعات ترک کرنے کی نصیحت کرے، اگروہ مان جائیں تو یہی مطلوب ہے، وگرنہ اس نے اپنا فرض پورا کردیا اوراس حالت میں افضل یہ ہے کہ کوئی ایسا امام تلاش کیا جائے جو سنت نبوی کی پیروی کرنے پر حریص ہو۔

خ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اھواء اور خواہشات میں شامل ہوتا ہے، وہ جو اہل علم کے ہاں کتاب وسنت کی مخالفت میں مشہور ہے، مثلا خوارج، اور رافضیوں شیعوں، اورقدریہ، مرجئہ وغیرہ کی بدعات ہیں۔

ن مبارک، اوریوسف بن اسباط رحمھم اللہ کا کہنا ہے :

، اور وہ یہ ہیں : خارجی، رافضی، قدریہ، اور مرجئۃ۔

بن مبارک رحمہ اللہ تعالی کو کہا گیا : تو پھر جھمیۃ ؟

جواب تھا : جھمیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہیں ہیں۔

و یہ کہتے ہیں کہ : قرآن مخلوق ہے اور آخرت میں اللہ تعالی کو نہیں دیکھا جائیگا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہیں ہوئی، وہ اپنے رب کی طرف اوپر نہیں چڑھے، اور نہ ہی اللہ کو علم ہے نہ قدرت، اور نہ ہی حیاۃ یعنی زندگی وغیرہ ذالک,

معتزلہ اور متفلسفۃ اوران کے متبعین بھی کہتے ہیں، عبدالرحمن بن مھدی کا کہنا ہے : ان دونوں قسموں جھمیۃ اور رافضہ سے بچ کر رہو۔

سب سے برے اور شریر ہیں، اورانہی سے قرامطہ الباطنیۃ داخل ہوئے، جیسا کہ نصیریہ اور اسماعیلی فرقہ ہے، اوران کے ساتھ اتحادیۃ متصل ہیں، کیونکہ یہ سب فرعونی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

فض کی بنا پر جھمی قدری ہیں، کیونکہ انہوں نے رفض کے ساتھ معتزلہ کا مذہب بھی ضم کرلیا ہے، پھر وہ اسماعیلی، اور دوسرے زندیقوں اور وحدۃ الوجود وغیرہ کے مذہب کی طرف جانکلتے ہیں۔ واللہ ورسول اعلم۔

مجموع الفتاوی (415-414/35).

متقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

پیچھے نماز ادا کرنے کے متعلق یہ ہے کہ اگر توان کی بدعت شرکیہ ہو مثلا غیر اللہ کو پکارنا، اور لغیر اللہ کے لیے نذرو نیاز دینا اوران کا کمال علم اور غیب یا کائنات میں اثرانداز ہونے کے متعلق اپنے مشائخ اور بزرگوں کے متعلق وہ اعتقاد رکھنا جو اللہ تعالی کے علاوہ کسی کے بارہ میں نہیں رکھا جاسکتا، توان کے پیچھے

ت شرکیہ نہیں؛ مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ذکر کرنا، لیکن یہ ذکر اجتماعی اور جھوم جھوم کر کیا جائے، توان کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے، لیکن امام کو کسی غیر بدعتی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے؛ تاکہ یہ اس کے اجروثواب میں زیادتی اور برائی اور منکر سے دوری کا باعث ہو۔

توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

ء (353/7).

ری واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث